روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

بدھ 16/اگست 2006ء 20رجب 1427ہجری 16ظہور 1385ہش جلد 56-91 نمبر 182

مجھے میرے غم سے نجات بخش

حضرت مسیح موعود نے حضرت مولانا نورالدین صاحب کے نام ایک خط میں فرمایا کہ تہجد میں دردمندی اور عاجزی سے یہ دعا کرو:-

''اے میرے محسن اور اے خدا میں ایک تیرا ناکارہ بندہ پُر معصیت اور پُر غفلت ہوں۔ تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔ تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پُر گناہ پر رحم کر اور میری بے باکی اور ناسپاسی کو معاف فرما اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے اور کوئی چارہ گر نہیں۔ آمین ثم آمین''

(مکتوبات احمدیہ جلد 5 نمبر 2 صفحہ 3)

دعا کی اہمیت اور برکات کے متعلق جامع اور پر حکمت نصائح

قبولیت دعا اللہ تعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت ہے

دنیا تباہی کی طرف جا رہی ھے اس لئے انسانیت کی بقا کیلئے درد دل سے دعا کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 11/اگست 2006ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11/اگست 2006ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے دعا کی اہمیت اور برکات پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور فرمایا کہ دنیا تباہی کی طرف جارہی ہے اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنے لئے۔ اپنے خاندان کیلئے۔ اور تمام انسانیت کی بقا کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور درمندانہ دعائیں کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ المومن کی آیت نمبر 66 اور سورۃ النمل کی آیت نمبر 63 تلاوت فرمائیں جن کا ترجمہ یہ ہے وہ زندہ اور زندگی دینے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ کیلئے عبادت کو خالص کرتے ہوئے اس کو پکارو۔ سب تعریف اللہ کیلئے ہے۔ جو سب جہانوں کا رب ہے۔ کون کسی بے کس کی دعا کو سنتا ہے جب وہ اس خدا سے دعا کرتا ہے اور اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور وہ تم (دعا کرنے والے انسانوں) کو (ایک دن) ساری زمین کا وارث بنا دے گا۔ کیا (اس قادر مطلق) اللہ کے سوا کوئی معبود ہے۔ تم بالکل نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت مجیب ہے جس کے معنے ہیں دعا کو سننے والا۔ جب اس سے سوال کیا جائے۔ مانگا جائے تو نوازتا ہے اور مضطر کی دعا سن کر اپنے وجود کا ثبوت دیتا ہے۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے ذریعہ ہمیں اس مجیب خدا کا فہم وادراک حاصل ہوا۔ پھر ہم خوش قسمت ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود کی جماعت میں داخل ہیں جس نے بتایا کہ ہمارا خدا دعاؤں کو سنتا اور جواب دیتا ہے۔ آؤ اور میرے ذریعہ سے اس خدا کو پہچانو جو ہم سے کلام کرتا ہے حضور انور نے فرمایا کہ جب خدا کو خالصتہً اسی کا ہو کر پکارا جائے اور اس کے احکامات پر عمل کیا جائے تو وہ دعا کو ضرور سنتا اور جواب دیتا ہے۔ پھر کس قدر بدقسمتی ہے کہ ضرورت کے وقت دوسروں پر زیادہ انحصار کیا جائے اور خدا کی طرف کم توجہ ہو۔ دوسری آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ فرماتا ہے کہ وہ کون ہے جو بیقرار کی دعا قبول کرتا ہے اور اس کی تکلیف دور کر دیتا ہے۔ کیا اس کے سوا کوئی اور معبود ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وجود کی سب سے بڑی دلیل ہی یہ دی ہے کہ اس کی طاقتیں لامحدود ہیں وہ یہ اعلان کرتا ہے کہ مجھے پکارو میں سنوں گا۔ لیکن اس کی بعض شرائط ہیں ان پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ ایک اور جگہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں مگر انہیں بھی چاہئے کہ میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں۔ پس دعاؤں کی قبولیت کیلئے خدا تعالیٰ پر سچا اور حقیقی ایمان بنیادی شرط ہے اور تمام دنیوی ذریعوں کو پیچھے پھینک کر اس کے احکامات پر مکمل عمل کیا جائے۔ سچ یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں کے ذریعہ پہچانا جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرب الٰہی۔ ایمان کی مضبوطی اور آئندہ نسلوں کی حفاظت کیلئے قیام نماز کی دعا سکھلائی گئی ہے جو بکثرت پڑھتے رہنا چاہئے۔ قبولیت دعا کا طریق یہ ہے کہ خدا پر سچا ایمان لانے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کے ساتھ اس کی مختلف صفات کے حوالے سے اپنی ضروریات کیلئے دعا مانگی جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اللہ کے بہت سے اسماء حسنیٰ ہیں پس ان کے ذریعہ اسے پکارو۔ دعاؤں کے ذریعہ خدا کی قدرتوں کا اظہار ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اگر تم خیریت سے رہنا چاہتے ہو اور اپنے گھروں میں امن چاہتے ہو تو بہت دعائیں کرو۔ جس گھر میں دعا ہوتی ہے خدا اسے برباد نہیں کرتا دعا سے کبھی تھکنا نہیں چاہئے۔ جو دعا کرنے سے تھک جاتے ہیں وہ ہمیشہ محروم رہتے ہیں۔ دعا سے مشکلات آسان ہوتی ہیں۔ خدا پر زندہ ایمان حاصل ہوتا ہے لیکن دعا کے ساتھ ساتھ اسباب سے کام لینا بھی ضروری ہے۔ حضور انور نے فرمایا ہر احمدی کو اپنی بقا کیلئے۔ اپنے خاندان کی بقا کیلئے جماعت کی ترقیات کیلئے۔ امت کیلئے بلکہ پوری انسانیت کی بقا کیلئے بہت دعا کرنی چاہئے۔ آج کی مشکلات سے نجات کا واحد حل یہی ہے کہ دعا کے محفوظ قلعہ میں آجائیں۔ اللہ تعالیٰ اس دنیا سے ظلم کو مٹا دے اور انسان خدا کو پہچاننے لگ جائے اور اسی کی طرف جھکے۔ دنیا تباہی کی طرف جا رہی ہے اور خدا کے غضب کو آواز دے رہی ہے اس لئے بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ خطبہ ثانیہ کے دوران حضور انور نے فرمایا کہ اس ہفتے امریکہ کے سفر کا ارادہ ہے اس سفر کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مورخہ 18/اگست 2006ء سے حسب معمول برطانیہ سے پاکستانی وقت کے مطابق ایم ٹی اے پر شام 5-00 بجے براہ راست نشر ہوگا۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ اور خطبہ سے استفادہ فرمائیں۔

ربوہ میں جشن آزادی جوش وخروش سے منایا گیا

پاکستان کا 59واں یوم آزادی 14۔اگست 2006ء کو ربوہ میں بڑے جوش وخروش سے منایا گیا۔ احباب وخواتین اور چھوٹے بچوں نے یکساں دلچسپی سے اپنے اپنے رنگ میں جشن آزادی میں شرکت کی۔ مختلف تعلیمی ادارہ جات میں جشن آزادی کے حوالے سے تقاریب منعقد ہوئیں جماعتی اور سرکاری اداروں پر قومی پرچم لہرائے گئے اور چراغاں کیا گیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت ایوان محمود میں ایک سہ روزہ صنعتی نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا۔ جو 14۔اگست سے شروع ہوئی۔ اہالیان ربوہ نے اپنے گھروں کو پرچموں اور جھنڈیوں وغیرہ سے سجایا اور بازاروں کو بھی چراغاں اور جھنڈیوں کی مدد سے خوبصورتی سے سجایا گیا۔ جگہ جگہ یوم آزادی کے حوالے سے مختلف اشیاء کے سٹالز لگائے گئے جہاں کثیر تعداد میں لوگ خرید و فروخت کرتے رہے۔ جس کی وجہ سے رونق کے ساتھ ساتھ رش میں اضافہ ہو گیا۔ یہ چراغاں رونقیں اور چہل پہل دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے وطن کو ہمیشہ شاد وآباد رکھے۔

عطیہ خون بہترین خدمت ہے

خطبہ جمعہ

مختلف افراد جماعت کے ساتھ نصرت الٰہی کے ایمان افروز واقعات کا روح پرور بیان

حضرت اقدس مسیح موعود کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نصرت وتائید کا فیض آپ کی جماعت کے مخلص و وفادار افراد میں آج بھی جاری ہے

اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود کی جماعت میں ہمیشہ اخلاص و وفا میں بڑھتے ہوئے ایسے لوگ پیدا کرتا رہے جن کی زندگیوں میں ہمیں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے نظر آتے رہیں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 14/جولائی 2006ء (14/وفا 1385 ہجری شمسی) بمقام بیت الفتوح، لندن۔ برطانیہ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

گزشتہ دو خطبوں سے اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کا ذکر چل رہا ہے یہ تائید و نصرت اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کی بھی کرتا ہے اور اُن کے بعد اُن کی قائم کردہ جماعتوں سے بھی یہ سلوک کرتا ہے تا کہ ایسے تائیدی نشان دکھا کر مومنین کے ایمانوں کو مضبوط کرتا رہے۔ گزشتہ دو خطبوں میں مَیں نے .... حضرت مسیح موعود کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی آسمانی تائیدات اور دشمنان احمدیت کے آپ پر کئے گئے حملوں سے محفوظ رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے غیر معمولی نشانات کے چند نمونے پیش کئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ مدد اور نصرت اپنے پیاروں کے لئے ان کے اس دنیا سے اپنے مالک حقیقی کے پاس چلے جانے سے ختم نہیں ہو جایا کرتی بلکہ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے ان کی جماعتوں سے بھی اللہ تعالیٰ یہ سلوک رکھتا ہے۔ بلکہ جہاں جماعت کے ساتھ بحیثیت جماعت اس نصرت کے نظارے نظر آتے ہیں وہاں انفرادی طور پر بھی اس تعلیم پر عمل کرنے والوں کے ساتھ اس قسم کے سلوک کے نمونے جاری رہتے ہیں۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ .... کے اس روحانی فرزند کی جماعت کے ساتھ جماعتی طور پر بھی اور انفرادی طور پر بھی اللہ تعالیٰ نے ایسے نشانات دکھائے جو افراد جماعت کے ازدیاد ایمان کا باعث بنے۔ جماعتی طور پر تو ہم دیکھتے ہیں حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد مخالفین کو یہ خیال ہو گیا کہ اب یہ جماعت گئی کہ گئی لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ: ’’سواے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے‘‘۔ ہم نے دیکھا کہ یہ بات کس طرح سچ ثابت ہوئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو اللہ تعالیٰ نے خلافت کی رِدا پہنا کر مخالفین کی خوشیوں کو پامال کر دیا اور مومنین پھر ایک ہاتھ پر اکٹھے ہو گئے۔

پھر خلافت ثانیہ کے وقت میں ہم نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کی کس طرح مدد و نصرت فرمائی۔ اندرونی اور بیرونی مخالفین کی کوششوں اور خواہشوں کو پامال کر کے احمدیت کی کشتی کو اس بالکل نوجوان لیکن اولوالعزم پسرِ موعود کی قیادت میں آگے بڑھاتا چلا گیا اور جماعت کو ترقیات پر ترقیات دیتا چلا گیا۔ اور دنیا کے بہت سے ممالک میں اللہ تعالیٰ کی خاص تائید اور نصرت کی وجہ سے احمدیت کا جھنڈا خلافت ثانیہ میں لہرایا گیا۔

پھر خلافت ثالثہ میں انتہائی سخت دور آیا اور دشمن نے جماعت کو، افراد جماعت کو مایوس اور مفلوج کرنے کی کوشش کی اور اپنے زُعم میں جماعت کے ہاتھ کاٹ دیئے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی نصرت و فضل سے جماعت کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹنے دیا۔ یہ قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا بلکہ ایک دنیا نے دیکھا کہ مخالفین کے نہ صرف ہاتھ کٹے بلکہ گردنیں بھی اڑا دی گئیں اور یہ کسی انسان کا کام نہیں ہے بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے ہیں۔

پھر خلافت رابعہ کے دَور میں مخالفین نے خیال کیا کہ اب ہم نے ایسا داؤ استعمال کیا ہے یا مخالفین کے ایک سرغنے نے خیال کیا کہ اب مَیں نے ایسا داؤ استعمال کیا ہے کہ اب جماعت احمدیہ ہر طرف سے بندھ گئی ہے، اس کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے اور یہ اپنی موت آپ مر جائے گی۔ لیکن جیسا کہ بے شمار الہامات سے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے وعدہ فرمایا تھا کہ میں تیری مدد کروں گا۔ حضرت مسیح موعود کے اس خلیفہؒ .... کی بھی اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی اور دشمن اپنی تمام تر تدبیروں اور مکروں کے باوجود نظام خلافت کو مفلوج اور ختم کرنے میں ناکام و نامراد ہوا۔ بلکہ اپنے وعدے کے مطابق کہ ’’مَیں تیری (۔) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘، اللہ تعالیٰ نے ایسے راستے کھلوائے اور اس طرح مدد فرمائی کہ دشمن بیچارہ دانت پیستا رہ گیا۔ اور ہم سب جانتے ہیں کہ آج کل (دعوت الی اللہ) کا ایک بہت بڑا ذریعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ہے۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات کے بعد مخالفین اس امید پر تھے کہ شاید اب یہ انتہا ہو چکی ہے اس لئے شاید اب جماعت کا زوال شروع ہو جائے لیکن بے وقوفوں کو یہ پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے منصوبے کیا ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جس مسیح الزمان کو اپنی تائید و نصرت کے وعدوں کے ساتھ اس زمانے میں بھیجا ہے وہ نصرت نہ مخالفین کی خواہشوں سے ختم ہونی ہے، نہ ان کی کوششوں سے ختم ہونی ہے، انشاء اللہ۔ اور نہ کسی وقت یا کسی خاص فرد کے ساتھ یہ نصرت وابستہ ہے۔ یہ نصرت کے وعدے حضرت مسیح موعود سے ہیں اور حضرت مسیح موعود کی اس پیاری جماعت سے وابستہ ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اس میں روک نہیں بن سکتی۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت کے وعدے ہر قدم پر، ہر روز ہم دیکھتے ہیں۔ اس طرح جماعتی لحاظ سے اللہ تعالیٰ سارا سال اور ہر روز جو نصرت ہمیں دکھاتا ہے اس کا تذکرہ تو انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ پر ہو گا۔ اس کی تفصیل تو اس وقت مَیں یہاں بیان نہیں کر رہا۔ اس وقت مَیں نے تمہیداً یہ بتایا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ مخالفوں کی خوشیوں کو پامال کرتا رہا۔

جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ انفرادی طور پر بھی اللہ تعالیٰ مومنوں کو اپنی مدد کے نظارے دکھاتا ہے۔ جس کا اس نے ہم لوگوں سے وعدہ کیا ہوا ہے جو اس کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں .... اور جن کو اپنے نمونے قائم کرنے کی اللہ تعالیٰ نے تاکید فرمائی ہے اور حکم دیا ہے کہ نمازوں کو قائم کرو، مالی قربانیوں میں آگے بڑھو اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لو اور اللہ اور رسول اور نظام خلافت کی مکمل

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

اطاعت کرو۔ تو پھر دیکھو گے کہ تمہیں بھی اللہ تعالیٰ ہر قدم پر اپنی تائید و نصرت کے نظارے دکھائے گا۔

............اس وقت مَیں ایسے ہی بزرگوں کے چند واقعات پیش کرنے لگا ہوں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنے مسیح و مہدی کے ماننے والوں اور میدان عمل میں کام کرنے والوں کی مختلف مواقع پر مدد فرماتا رہا ہے اور آج بھی فرما رہا ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یقیناً حضرت مسیح موعود خدا تعالیٰ کے پیارے بندے ہیں اور اللہ تعالیٰ مومنوں کے ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے ان کو یہ نظارے دکھاتا ہے۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی ایک جگہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مَیں ایک دفعہ موضع گڈھو جو ہمارے گاؤں سے تقریباً ڈیڑھ کوس کے فاصلے پر واقع ہے گیا۔ کیونکہ اس گاؤں کے اکثر لوگ ہمارے خاندان کے حلقہ ارادت میں داخل تھے۔ یعنی ان کے مرید تھے۔ اس لئے مَیں نے یہاں کے بعض آدمیوں کو احمدیت کی (۔) کی اور واپسی پر............ (مخالفین نے) یہ تجویز کیا کہ سات مضبوط جوانوں کو میرے پیچھے دوڑایا جائے جو میری مشکیں باندھ کر، پکڑ کر ان کے پاس لے آئیں۔ کہتے ہیں پھر ان کا منصوبہ یہ تھا کہ میرے ہاتھوں ہی میرے لکھے ہوئے اشعار کو مٹوا کر مجھے قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سات جوانوں کو میرے پیچھے دوڑایا مگر اس زمانے میں مَیں بہت تیز چلنے والا تھا اس لئے مَیں ان جوانوں کے پہنچنے سے پہلے ہی اپنے گاؤں آ گیا اور وہ خائب و خاسر نا کام لوٹ گئے۔ تو دوسرے دن اسی گاؤں کا ایک باشندہ جو والد صاحب کا مرید تھا اور ان لوگوں کے بد ارادوں سے واقف تھا صبح ہوتے ہی ان کی (یعنی ان کے والد صاحب کی) خدمت میں حاضر ہوا۔ اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔ کہتے ہیں والد صاحب نے یہ سننے کے بعد مجھ سے کہا کہ جب ان لوگوں کے تمہارے متعلق ایسے ارادے ہیں تو احتیاط کرنی چاہئے۔ کہتے ہیں کہ جب مَیں نے اپنے والد صاحب سے یہ سنا تو وضو کر کے نماز شروع کر دی اور اپنے مولیٰ کریم سے عرض کیا کہ یہ لوگ مجھے تیرے پیارے مسیح کی (۔) سے روک دیں گے؟ اور کیا مَیں اس (۔) کرنے سے محروم رہوں گا؟۔ یہ دعا مَیں بڑے اضطراب اور قلق سے مانگ رہا تھا کہ مجھے جائے نماز پر ہی غنودگی سی محسوس ہوئی اور مَیں سو گیا اور سونے کے ساتھ ہی میرا غریب نواز خدا مجھ سے ہمکلام ہوا اور نہایت رأفت اور رحمت سے فرمانے لگا وہ کون ہے جو تجھے (۔) سے روکنے والا ہے۔ اللہ بخش نمبردار کو مَیں آج سے گیارہویں دن قبر میں ڈال دوں گا۔ تو کہتے ہیں صبح ہوتے ہی مَیں ناشتہ کر کے اس گاؤں میں پہنچا۔ (گڈھو نام تھا یا جو بھی) اور جاتے ہی اللہ بخش نمبردار کا پتہ پوچھا۔ لوگوں نے کہا کہ کیا بات ہے؟ مَیں نے کہا اس کے لئے ایک الٰہی پیغام لایا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ بخش آج سے گیارہویں دن قبر میں ڈالا جائے گا اور کوئی نہیں جو اس خدائی تقدیر کو ٹال سکے۔ تو کہنے لگے کہ وہ تو موضع لالہ چک جو گجرات سے مشرق کی طرف کچھ فاصلے پر ہے وہاں گیا ہوا ہے۔ کہتے ہیں مَیں نے پھر کہا کہ تم لوگ گواہ رہنا کہ وہ آج سے گیارہویں دن قبر میں ڈالا جائے گا۔ کوئی نہیں جو اس تقدیر کو ٹال سکے۔ یہ پیغام سنتے ہی کہتے ہیں کہ وہاں جو لوگ بیٹھے تھے ان پر سناٹا چھا گیا اور پھر خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ وہی اللہ بخش بیمار ہوا، خونی اسہال ہوئے اور سینے میں درد وغیرہ ہوئی۔ وہاں لالہ چک میں بیمار ہو گیا اور چند دن میں یہ بیماری اتنی بڑھی کہ اس کے رشتہ دار اس کو گجرات ہسپتال لے کر گئے اور وہاں جا کے وہ ٹھیک گیارہویں دن اس دنیائے فانی سے کوچ کر گیا اور اپنے موضع گڈھو کا قبرستان بھی اسے نصیب نہ ہوا۔ (حیات قدسی۔ حصہ اول صفحہ 23-24)

پھر ایک واقعہ حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر لکھتے ہیں کہ جولائی 1939ء کا واقعہ ہے کہ گھانا کی ڈگو بہ قوم کا نوجوان حج بیت اللہ اور دینی تعلیم کی تکمیل کے بعد مکّہ مکرمہ سے واپس آ کر گھانا کے ایک گاؤں صراحہ نامی میں قیام پذیر ہو گیا اور غالباً اپنی اہمیت بڑھانے کے لئے اس نے ہمارے خلاف پراپیگنڈہ شروع کر دیا کہ مَیں مکّہ سے آیا ہوں اور امام مہدی کا ظہور ابھی نہیں ہوا۔ احمدی غلط بیانی سے کام لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ان کا پراپیگنڈہ اتنا زور پکڑ گیا کہ اس علاقے کے ایک چیف رئیس محمد نامی جو تھے وہ کہتے ہیں میرے پاس سالٹ پانڈ آئے اور اس شخص کے زہریلے پراپیگنڈے کے بارے میں کہا کہ اس کے خلاف کوئی کارروائی کرنی چاہئے۔ مَیں نے انہیں کہا کہ مَیں کچھ ضروری کاموں میں مصروف ہوں۔ میرے کسی شاگرد کو لے جائیں۔ لیکن جو وہاں کے چیف آئے تھے انہوں نے مولانا صاحب کو یہی زور دیا کہ آپ خود جائیں۔ کہتے ہیں چنانچہ مَیں خود اس گاؤں میں پہنچا۔ ارد گرد کی جماعتوں کے احباب بھی وہاں پہنچ گئے۔ مَیں نے اس مخالف نوجوان سے عربی میں گفتگو کرنی چاہی لیکن وہ آمادہ نہ ہوا اور لایعنی عذر کرنے لگا۔ اس پر گاؤں والوں نے خواہش ظاہر کی کہ مَیں علامات مہدی پر تقریر کروں۔ چنانچہ مَیں نے پونے دو گھنٹے اس موضوع پر تقریر کی جس کے بعد سامعین کو اعتراضات اور سوالات کی کھلی دعوت دی گئی۔ مگر کسی نے کوئی معقول سوال نہ کیا۔ کہتے ہیں اور یوں میں ایک رات گزار کر واپس آ گیا۔ لیکن کہتے ہیں کہ گھانا کا ملکی رواج یہ ہے کہ اگر کسی دو پارٹیوں میں مقابلہ ہو جائے تو جو پارٹی جیت جاتی ہے وہ فتح کے نشان کے طور پر سفید لٹھے کی پٹیاں سروں اور ہاتھوں پر باندھ کر اور سفید جھنڈے ہاتھوں میں لے کر شہر میں جلوس نکالتے ہیں اور اپنی فتح کا اعلان کرتے ہیں۔ تو دوسری پارٹی نے باوجود اس کے کہ کوئی جواب نہیں دے سکے، یہ جلوس نکالا اور اعلان کیا کہ ہماری فتح ہوئی ہے اور مہدی ابھی نہیں آیا کیونکہ زلزلہ نہیں آیا۔ مہدی ظاہر ہوتا تو زلزلہ ضرور آتا۔ (گھانا کے اس علاقے میں عموماً زلزلے بہت کم آتے ہیں یا شاید آتے ہی نہ ہوں۔ مَیں نے اپنے آٹھ سالہ قیام میں نہیں دیکھا کہ کبھی زلزلہ آیا ہو)۔

بہرحال یہ لکھتے ہیں کہ جب مجھے ان کی اس حرکت کی اطلاع ملی تو مَیں نے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک ہفتہ بڑے الحاح اور درد سے دعا کی کہ الٰہی ان مخالفوں کے مطالبہ کے مطابق اور صداقت مہدی کے اظہار کے لئے زلزلے کا نشان دکھا۔ حضرت مسیح موعود کے نشانوں میں سے ایک زلزلے کا نشان بھی تو ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ اس دعا کا اتنا اثر تھا کہ مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ اب اس ملک میں زلزلے کا نشان ضرور دکھائے گا اور مَیں نے اس علاقے میں تین مقامات پر جلسے کئے اور ہر جگہ تمام واقعات بیان کر کے اعلان کر دیا کہ اب مہدی کی صداقت کے اظہار کے لئے زلزلہ ضرور آئے گا اور اُن زلازل کا ذکر بھی کیا جو اس سلسلے میں پہلے آ چکے تھے۔ چنانچہ ابھی دو ہی مقام پر جلسہ ہوا تھا اور تیسرے مقام کی جگہ کا انتظام کیا جا رہا تھا کہ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات کو عشاء کے وقت سارے گھانا میں شدید زلزلہ آیا۔ اور زلزلے سے دوسرے روز جب مَیں ہیڈ کوارٹر سالٹ پانڈ واپس جا رہا تھا تو جہاں سے مَیں گزرتا لوگ مجھے دیکھ کر تعجب کرتے ہوئے کہتے تھے کہ اس شخص نے کہا تھا زلزلہ ضرور آئے گا تو آ گیا ہے اور مشرکین اور عیسائی بھی اپنے ڈھول بجا بجا کر اعلان کرنے لگے کہ............ مہدی آ گیا ہے کیونکہ زلزلہ آ گیا ہے۔ تو کہتے ہیں پھر اس زلزلے کے بعد مَیں نے عربی اور انگریزی میں ٹریکٹ شائع کر کے امام مہدی کے آنے کی بشارتیں دیں اور اس وجہ سے پھر اس قریب کے علاقے میں ہی 180 افراد نے بیعت کر لی۔

(روح پرور یادیں صفحہ 77-79)

شیخ زین العابدین صاحب اور حافظ حامد علی صاحب اپنے مشرقی افریقہ کے سفر کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح ہماری تائید و نصرت فرمائی اس لئے کہ ان کو یہ یقین تھا کہ حضرت صاحب کی دعائیں ہمارے ساتھ ہیں۔ ان کا واقعہ یہ ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم جہاز پر روانہ ہوئے اور اس میں ایک ہزار افراد سفر کر رہے تھے۔ ابھی افریقہ پہنچنے میں چند روز باقی تھے کہ کپتان نے آدھی رات کو اعلان کر دیا کہ جہاز طوفان میں گھر گیا ہے اور خراب ہو گیا ہے اس کے بچنے کی کوئی امید نہیں۔ لوگ دعا کریں۔ شیخ صاحب بیان کرتے ہیں کہ بھائی حامد علی صاحب نے مجھے جگایا۔ میں نے دریافت کیا کہ لوگ کیوں روتے ہیں۔ حافظ صاحب نے مجھ سے وعدہ لے کر کہ میں غم نہ

کروں بات بتلائی اور کہا کہ دعا کرو۔مَیں نے کہا کہ جہاز غرق نہیں ہو سکتا اس پر مسیح کے دو حواری بیٹھے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے مامور نے مجھے خوشخبری دی تھی (یہ حضرت مسیح موعود کے وقت کی بات ہے) کہ تم دونوں بھائی افریقہ جاؤ وہاں سے صحیح سلامت اور فائدہ حاصل کر کے آؤ گے۔تو بھائی حامد علی نے کہا کہ کیا پتہ حضور کے الفاظ کی تعبیر کچھ اور ہو۔(الفاظ تعبیر طلب ہوں)۔مَیں نے کہا ہرگز نہیں۔میرا ایمان اور یقین ہے کہ مَیں نے جو حضور کے منہ سے سنا ہے وہی ہو گا چنانچہ اس وقت دعا میں شامل ہو گئے۔تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد کپتان نے اعلان کیا کہ اب امن ہو گیا ہے اور جہاز خطرے سے باہر ہو چکا ہے۔قریباً چوتھے روز ہم مشرقی افریقہ پہنچے اور جہاز آٹھ دن وہیں کھڑا رہا۔پھر وہ زنجبار کو روانہ ہوا اور راستہ میں ایک دن کے بعد غرق ہو گیا۔(ان کو چھوڑنے کے بعد)۔کہتے ہیں میرے چچا شہاب الدین صاحب نے بٹالہ میں ایک اخبار میں یہ خبر پڑھی۔سودا سلف سامان لینے گئے تھے۔تو انہوں نے گھر آ کر بھائی فقیر علی کو بتایا۔انہوں نے کہا گھر میں نہیں بتانا۔لیکن حضرت مسیح موعود کی خدمت میں یہ خبر ضرور پہنچانی ہے۔دونوں قادیان آئے اور حضرت صاحب سے مل کر رونے لگ پڑے۔حضور نے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے یہ خبر بیان کی اور کہا کہ وہ دونوں غرق ہو گئے ہوں گے۔فرمایا ہرگز نہیں۔(دیکھیں آپ کو کتنا یقین تھا) وہ زندہ ہیں اور جاؤ اور جا کر دیکھو۔تمہارے گھر میں جو ڈاک آئے گی اس میں ضرور تمہارے بھائیوں کا خط ہو گا اور میری طرف بھی خط آ رہا ہے۔اگر مجھے پہلے خط پہنچا تو میں آپ کو پہنچا دوں گا اور اگر آپ کو پہلے مل گیا تو مجھے پہنچا دینا۔

(رفقاء احمد جلد 13 صفحہ 24)

مولانا صادق سماٹری صاحب بیان کرتے ہیں کہ 6 مارچ 1942ء تک جاپان سارے انڈونیشیا پر مسلط ہو چکا تھا اور اپنی من مانی کارروائیاں کرنے لگا تھا۔کسی کے متعلق کوئی شکایت پہنچے تو اس کی موت کا ہی بہانہ بن جاتی۔کوئی تفتیش ہوتی نہ تحقیقات۔فیصلہ سنا دیا جاتا۔بلکہ عموماً اسے سنانا بھی ضروری نہ سمجھا جاتا۔فوراً اسے نافذ ہی کر دیا جاتا۔کہتے ہیں میرے متعلق بھی جاپانی حکومت نے قتل کا فیصلہ کیا۔اطلاع دینے والے نے بتایا کہ میرے متعلق دو شکایات بھیجی ہیں۔نمبر ایک یہ کہ جماعت احمدیہ انگریزی حکومت کی مداح ہے۔نمبر دو یہ کہ تمام علماء..........سماٹرا نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ جاپان کی انگریزوں اور امریکہ سے یہ جنگ جہاد فی سبیل اللہ ہے۔مَیں نے ایسا فتویٰ دینے سے انکار کیا بلکہ اس کے خلاف ایک مضمون لکھا ہے۔تو کہتے ہیں کہ اس پر مَیں نے جماعت کو تلقین کی کہ نماز تہجد کی ادائیگی کا التزام کیا جائے اس میں باقاعدگی اختیار کی جائے اور دعا کی جائے اور اگر کسی کو کوئی خواب آئے یا کشف یا کوئی نظارہ نظر آئے تو مجھے بتایا جائے۔کہتے ہیں اس تحریک کے بعد مَیں خود بھی ہر وقت دعا میں مشغول ہو گیا بلکہ ہمہ تن دعا بن گیا۔اور ہر وقت اپنے حقیقی مولا پر نظر تھی۔کہتے ہیں مجھے خوب یاد ہے کہ چوتھی رات تہجد کی نماز کے بعد فجر سے پہلے مَیں ذرا لیٹا تو ایک دیوار پر موٹے حروف میں لکھا ہوا دکھائی دیا کہ دانی ایل نبی کی کتاب کی پانچویں فصل پڑھو'۔(۔) ہوئی نماز فجر کے لئے اٹھا دوستوں کو جو حاضر تھے اپنے خواب سے مطلع کیا۔دانی ایل نبی کی کتاب کی پانچویں فصل دیکھی۔اس میں کیا لکھا تھا؟ لکھا تھا کہ بخت نصر کے بعد اس کا بیٹا بِلْشَضَّر (Belshazzar) بادشاہ ہوا۔یہ بت پرست بھی تھا اور ظالم بھی۔اس نے ایک خواب دیکھا تھا (ایک لمبا خواب ہے) اس کی اس نے لوگوں کو اکٹھا کر کے تعبیر پوچھی لیکن ان سب نے کہا ہم کو اس کی تعبیر نہیں آتی۔آخر دانی ایل بادشاہ کے حضور حاضر کیا گیا اور اس نے کہا اے بادشاہ! یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس میں لکھا یہ گیا ہے کہ (ان کی کچھ زبان ہے) جس کے معنی یہ ہیں کہ خدا نے تیری مملکت کا حساب کیا اور اسے تمام کر ڈالا یعنی ختم کر دیا۔اور پھر دوسرے لفظ کے یہ معنے ہیں کہ تو ترازو میں تولا گیا اور کم نکلا اور تیسرے لفظ کے یہ معنے ہیں کہ تیری سلطنت منقسم ہوئی اور مادیوں اور فارسیوں کو دی گئی۔جس دن نبی دانی ایل نے یہ تعبیر بتائی اسی دن بِلْشَضَّر (Belshazzar) قتل ہوا اور دارا مادی نے 62 برس کی عمر میں مملکت سنبھالی۔

تو انہوں نے یہ خواب دیکھی تھی کہ اس فصل کو پڑھو اور جب وہ پڑھی گئی تو یہ اس کا مضمون تھا۔تو اس پہ وہ کہتے ہیں کہ اس سے بالوضاحت معلوم ہوتا ہے کہ جاپانی حکومت کا بھی وہی حشر ہو گا جو بِلْشَضَّر حکومت کا ہوا تھا۔میرا یہ خواب اپریل 1945ء کے آخر یا مئی کے ابتداء کا ہے۔اور اس وقت کئی ہندو سکھ دوستوں کو بھی یہ خواب سنا دیا گیا تھا۔چنانچہ اسی سال 14 اگست کو ناگا ساکی اور ہیروشیما پر ایٹم بم برسائے گئے اور جاپانی حکومت کا تختہ الٹ کر رکھ دیا گیا۔انہی دنوں جاپانی حکومت کے کاغذات میں سے ایک خط نکلا جس میں 23-24 اگست 1945ء کی رات 65 آدمیوں کے قتل کا فیصلہ درج تھا اور سرفہرست خاکسار کا نام تھا۔یعنی مولانا صادق صاحب کا۔تو اللہ تعالیٰ نے اس طرح ان کو محفوظ رکھا۔کہتے ہیں کہ گویا اس فیصلے کے نافذ ہونے میں صرف دس دن باقی تھے کہ خدائے قادر و قیوم نے جو اپنے عاجز بے کس بندوں کی سنتا ہے جاپانی حکومت کو تباہ کر دیا اور قبل اس کے کہ وہ خدا کے اس عاجز بندے پر ہاتھ ڈالے اس کے ہاتھ بلکہ تمام قویٰ کو شل کر کے رکھ دیا۔کہتے ہیں کہ خوب یاد رکھئے، جو کچھ ہوا وہ میری ذاتی خوبی کی وجہ سے نہیں ہوا بلکہ جو کچھ ہوا مسیح الزمان، مہدی دوراں مرزا غلام احمد کی سچائی کے اظہار کے لئے بطور نشان آسمانی ظاہر ہوا کیونکہ اسی پیارے کی پیروی کی وجہ سے مجھے مجرم گردانا جا رہا تھا۔

حضرت مولانا شیخ واحد صاحب لکھتے ہیں کہ 1968ء میں ہم نے فجی کے مشہور شہر ''با'' میں احمدیہ مشن کی برانچ کھولنے کا فیصلہ کیا اور اس کے لئے ایک مناسب حال مکان بھی خرید لیا۔تو اس شہر میں ہماری شدید مخالفت شروع ہو گئی۔مخالفین کوشش کرنے لگے کہ جیسے بھی ہو (۔) کا یہ مشن 'با' شہر میں کامیاب نہ ہونے پائے اور ہمارے قدم وہاں نہ جمیں۔اس وقت ہمارے مخالفین کا سرغنہ وہاں ایک صاحب اقتدار شخص ابوبکر کویا نامی تھا۔چنانچہ اس نے اور دیگر مخالفین نے اعلان کرنا شروع کر دیا کہ احمدیوں کے ''با'' مشن کی عمارت کو جلا دیں گے۔تاہم کہتے ہیں کہ ہم سے جس قدر ممکن ہو سکا ہم نے حفاظتی انتظامات کئے۔پولیس سٹیشن بھی ساتھ تھا ان کو بھی بتایا۔پولیس نے کہا کہ ہم نگرانی رکھیں گے۔

پھر بھی ایک رات کسی طرح مخالفین کو مشن کو نقصان پہنچانے کا موقع مل گیا اور ان میں سے کسی نے ہمارے مشن ہاؤس کے ایک حصے میں تیل ڈال کر آگ لگا دی اور یہ یقین کر کے کہ اب آگ ہر طرف پھیل جائے گی کیونکہ لکڑی کا حصہ تھا لکڑی کو تو فوراً آگ لگ جاتی ہے اور ہمارے مشن ہاؤس کو خاک سیاہ کر دے گی آگ لگاتے ہی آگ لگانے والا وہاں سے چلا گیا، بھاگ گیا۔لیکن خدا کا کرنا کیا ہوا کہ ہمیں پتہ لگنے سے پہلے ہی وہ آگ بغیر کوئی نقصان پہنچائے خود ہی بجھ گئی یا بجھا دی گئی۔بہرحال کہتے ہیں ہم سفر پر تھے اگلے دن جب ہم واپس آئے تو ہم نے دیکھا کہ عمارت کے اس طرف جہاں اکثر حصہ لکڑی کا تھا آگ لگائی گئی تھی جس سے چند لکڑی کے تختے جل گئے مگر وہ آگ بڑھنے سے قبل ہی بجھ گئی۔چنانچہ اسی روز اس کی مرمت بھی کرا دی گئی۔کہتے ہیں جہاں نقصان ہوا تھا اس کا جائزہ لے رہے تھے تو مبلغ انچارج مولانا نور الحق صاحب انور نے اس جلے ہوئے کمرے پر کھڑے ہو کر بڑے دکھ بھرے انداز میں آہ بھر کر کہا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے دین (۔) کی اشاعت کا یہ مرکز جلانے کی کوشش کی ہے خدا اس کے اپنے گھر کو آگ لگا کر راکھ کر دے۔چنانچہ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اس کے چند روز بعد اچانک 'با' میں ہمارے مخالفین کے سرغنہ ابوبکر کویا کے گھر کو آگ لگ گئی اور باوجود بجھانے کی ہر کوشش کے اس کا وہ رہائشی مکان سارے کا سارا جل کر راکھ ہو گیا۔

پھر مولانا غلام حسین صاحب کے متعلق ہے، کہتے ہیں کہ جب انگریز واپس آنے لگے تو دونوں طرف سے گولہ باری ہو رہی تھی ایک گولے کے پھٹنے سے محلے میں جہاں وہ رہتے تھے آگ لگ گئی اور آگ نے بڑھتے بڑھتے ان کے گھر کی جگہ کے قریب آنا شروع کر دیا، بڑی تیزی سے پھیلتی جا رہی تھی۔احباب جماعت اس کو دیکھ کر بڑے پریشان ہو گئے۔مولوی صاحب کے مکان کے پاس لکڑیاں جل رہی تھیں خیال تھا کہ سامان کا نکالنا بھی مشکل ہے۔اُس وقت آدمیوں نے سامان نکالنا چاہا تو مولوی صاحب نے منع کر دیا اور کہا فکر نہ کرو حضرت مسیح موعود کا الہام ہے کہ آگ ہماری غلام

بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے۔ آگ انجمن احمدیہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کمزور اور بے بس بندوں کی آواز کو سنا اور ان کی دعا کو قبول فرمایا اور مولوی صاحب کے منہ سے ان الفاظ کا نکلنا تھا کہ آگ فوراً پلٹ گئی اور بیچ سے چند مکان چھوڑ کر آگے پیچھے گھروں کو جلا دیا لیکن اتنا حصہ محفوظ رہا۔ اور جو ساتھ کے مکان تھے وہ بھی محفوظ رہے۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی بیان کرتے ہیں کہ چوہدری تھے خان صاحب جو گاؤں مذکور غازی کوٹ کے رئیس اور مخلص احمدی تھے انہوں نے وہاں ایک (۔) جلسے کا انتظام کیا اور علاوہ (۔) اور مقررین کے اردگرد کے احمدی احباب کو بھی اس جلسے میں شمولیت کی دعوت دی۔ جلسہ دو دن کے لئے مقرر کیا گیا۔ جب غیر از جماعت کو اس جلسے کا علم ہوا تو انہوں نے بھی اپنے علماء کو............دعوت دی............کہتے ہیں کہ ابھی چند منٹ ہی ہوئے ہوں گے کہ ایک طرف سے سخت آندھی اٹھی اور اس طوفان باد نے انہیں کے جلسے کا رخ کیا اور ایسا اودھم مچایا کہ ان کا سائبان اڑ کر کہیں جا گرا، قناتیں کسی اور طرف جا پڑیں اور حاضرین جلسہ کے چہرے اور سر گرد سے اٹ گئے۔ یہاں تک کہ ان کی شکل دکھائی نہ دیتی تھی۔

حضرت مسیح موعود نے بھی لکھا ہے ؎

کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

یہ حال ان کا ہو رہا تھا، یہاں تک کہ ان کی شکلیں بھی دکھائی نہ دیتی تھیں۔ کہتے ہیں کہ بارہ بجے دوپہر تک جو غیر احمدیوں کا پروگرام تھا وہ سب آندھی اور طوفان باد کی نذر ہو گیا۔ اور ہمارا جلسہ بارہ بجے کے بعد شروع ہونا تھا۔ کہتے ہیں سب سے پہلے میری تقریر تھی آندھی کا سلسلہ ابھی تک چل رہا تھا کہ مجھے سٹیج پر بلایا گیا۔ میں نے سب حاضرین کی خدمت میں عرض کیا کہ سب احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جلسے کو ہر طرح سے کامیاب کرے۔ چنانچہ میں نے سب حاضرین سمیت ہاتھ اٹھائے اور خدا تعالیٰ کے حضور عرض کی............اس آندھی کے مسلط کرنے والے ملائکہ کو حکم دے کہ اس کو تھام لیں تا کہ ہم جلسے کی کارروائی کو عمل میں لا کر اعلائے کلمۃ اللہ کر سکیں۔ میں ابھی دعا کر ہی رہا تھا اور سب احباب بھی میری معیت میں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے کہ یکدم آندھی رک گئی اور پھر ایسی رکی کہ پہلے ٹھنڈی ہوا چلنی شروع ہوئی اور پھر چند منٹ میں بالکل ختم ہو گئی۔ تو وہی ہوا کہ وہ دشمنوں کے سر پر پڑی اور ہمارا جلسہ جو شروع ہوا تو بند ہو گئی۔

(حیات قدسی حصہ سوم صفحہ 26-27)

پھر مولانا غلام رسول صاحب ہی بیان کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت پر چار افراد ہندوستان کے دورے کے لئے گئے۔ کہتے ہیں ہم پہلے کلکتہ گئے پھر ٹاٹا نگر جمشید پور گئے۔ اس میں مولوی محمد سلیم صاحب، مہاشہ محمد عمر صاحب اور گیانی عباداللہ صاحب شامل تھے۔ کہتے ہیں کیرنگ میں بڑی جماعت ہے جو مولوی عبدالرحیم صاحب پنجابی کے ذریعہ قائم ہوئی تھی، کیرنگ کے اردگرد کے دیہات میں بھی ہم (۔) کرنے کی غرض سے جاتے رہے۔ ایک دفعہ ایک گاؤں کی طرف جا رہے تھے کہ راستے میں ایک سانپ عجیب نمونہ کا دیکھا۔ ہم بلندی کی طرف جا رہے تھے اور وہ بہت بڑا سانپ نشیب میں جا رہا تھا۔ اس کا نقشہ انہوں نے کھینچا ہے اللہ تعالیٰ نے اس سے ان کو محفوظ رکھا۔ کہتے ہیں کہ کیرنگ سے ہم بھدرک پہنچے۔ یہ خان صاحب مولوی نور محمد کا آبائی وطن تھا۔ خان صاحب پولیس کے اعلیٰ عہدے پر فائز تھے۔ بھدرک میں علاوہ دیگر شرفاء اور معززین کے ایک ہندو مہنت سے بھی ملاقات ہوئی جو وہاں کے رئیس تھے انہوں نے ہماری ضیافت کا انتظام بھی کیا اور اپنی وسیع سرائے میں ہمیں جلسہ کرنے اور لیکچر دینے کی اجازت دی۔ اس سرائے کے ایک حصے میں ہندوؤں کے بتخانوں کی یادگاریں اور بتوں کے مجسمے جا بجا نصب تھے۔ جب ہماری تقریر شروع ہوئی تو اوپر سے ابر سیاہ برسنا شروع ہو گیا یعنی بارش شروع ہو گئی۔ کالے بادل آ گئے۔ تمام چٹائیاں اور فرش بارش سے بھیگنے لگے۔ اس وقت احمدیوں کے دلوں میں لیکچروں میں رکاوٹ کی وجہ سے سخت گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ کہتے ہیں میرے دل میں بھی سخت اضطراب پیدا ہوا۔ اور میرے قلب میں دعا کے لئے جوش بھر گیا۔ میں نے دعا کی کہ اے مولیٰ! ہم اس معبد اصنام میں یعنی بتوں کے اس گھر میں تیری توحید اور احمدیت کا پیغام پہنچانا چاہتے ہیں اور تیرے پاک خلیفہ حضرت مصلح موعود کے بھیجے ہوئے آئے ہیں۔ لیکن آسمانی نظام اور ابر و سحاب کے منتظم ملائکہ بارش برسا کر ہمارے اس مقصد میں روک بننے لگے ہیں۔ میں یہ دعا کر ہی رہا تھا کہ قطرات بارش جو ابھی گرنے شروع ہی ہوئے تھے یکدم بند ہو گئے اور جو لوگ بارش کے خیال سے جلسہ گاہ سے اٹھ کر جانے لگے تھے میں نے ان کو آواز دے کر روک لیا۔ کہا کہ اب بارش نہیں برسے گی اور اطمینان سے بیٹھ کر تقریریں سنو۔ اور تھوڑی دیر بعد کہتے ہیں مطلع بالکل صاف ہو گیا۔

(حیات قدسی حصہ سوم صفحہ 24-25)

مولانا محمد صادق صاحب انڈونیشیا کا اپنا ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ پاڈانگ شہر میں چوہدری رحمت علی صاحب مرحوم ایک احمدی درزی مکرم محمد یوسف صاحب کی دکان پر بیٹھے تھے کہ ہالینڈ کے ایک عیسائی بشپ پادری اپنے ساتھیوں سمیت تبلیغ کرتے ہوئے وہاں آ نکلے اور مولانا صاحب سے ان کا اور عیسائیت پر تبادلہ خیالات شروع ہو گیا جسے سننے کے لئے لوگ بکثرت وہاں جمع ہو گئے۔ اسی اثناء میں موسلا دھار بارش ہونے لگی۔ اس علاقہ میں جب بارش شروع ہو تو کئی کئی گھنٹے رہتی ہے۔ تو بحث کرنے کے بعد جب وہ پادری صاحب دلائل کا مقابلہ نہ کر سکے اور عاجز آ گئے تو اپنی شکست اور ناکامی پر پردہ ڈالنے کے لئے حضرت مولانا صاحب کو انہوں نے کہا کہ اگر واقعی عیسائیت کے مقابلہ میں تمہارا مذہب (۔) سچا اور افضل ہے تو اس وقت ذرا اپنے (۔) کے خدا سے کہئے کہ وہ اپنی قدرت کا کرشمہ دکھائے اور اس موسلا دھار بارش کو یکدم بند کر دے۔ چنانچہ اس کا یہ مطالبہ کرنا ہی تھا کہ مولانا صاحب نے بلا حیل و حجت اپنے زندہ خدا پر کامل بھروسہ کرتے ہوئے بڑی پر اعتماد آواز میں بارش کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ اے بارش! تو اس وقت خدا کے حکم سے تھم جا اور (۔) کے زندہ اور سچے خدا کا ثبوت دے۔ کہتے ہیں کہ (۔) کے خدا پر قربان جائیے کہ اس کے بعد چند منٹ بھی نہ گزرنے پائے تھے کہ بارش تھم گئی اور وہ پادری اور سب حاضرین اللہ کے عظیم نشان پر بڑے حیران رہ گئے، انگشت بدنداں رہ گئے۔

(روح پرور یادیں صفحہ 63)

مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری کہتے ہیں کہ ایک بار سیرالیون میں جب تھا تو وہاں علماء نے چیفوں کو خوش کرنے کے لئے یہ فتویٰ دے دیا تھا کہ سگریٹ، تمباکو، پائپ اور نسوار وغیرہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ روزہ رکھ کے یہ بے شک استعمال کر لو کچھ نہیں ہوتا کیونکہ یہ چیزیں پیٹ میں نہیں جاتیں۔ تو جب ہم ان کو صحیح باتیں بتاتے تھے تو وہ بڑے ناراض ہوتے تھے اور چیف اس بات پر ہمارے تختے بھی واپس کر دیتے تھے۔ تو اسی طرح کے ایک چیف نے ایک جگہ ان کو جہاں جماعت تھی وہاں گاؤں والے با جماعت نماز ادا کیا کرتے تھے۔ تو چیف نے ان کو کہا کہ تم نے ان لوگوں کو میری نافرمانی پہ اکسایا ہے اور خود بھی ہماری عائد کردہ پابندی کی خلاف ورزی کرتے ہو۔ اس لئے تمہیں اس گاؤں میں نماز پڑھانے کی اجازت نہیں ہے۔ اور اگر تم نے گاؤں میں نماز پڑھائی تو میں تم سب کو یہاں سے نکال دوں گا۔ اور پھر اس نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا یہ ہندوستانی ہمارے گاؤں میں ہلاکت اور تباہی چاہتا ہے تم لوگ گاؤں میں انہیں با جماعت نماز نہ پڑھنے دو۔ ایسا نہ ہو کہ ہم پر عذاب آ جائے ہمارے علماء کے نزدیک یہ بات گاؤں پر آسمانی وبا اور عذاب کا موجب بن سکتی ہے۔ تو خیر وہ کہتے ہیں کہ بات سن کے بڑا فکر مند تھا کہ رمضان بھی شروع ہونے والا ہے اور با جماعت نمازیں بھی لوگوں نے پڑھنی ہیں وہ کہاں پڑھیں گے تو اسی فکر میں وہ کہتے ہیں کہ میں ایک معلم کو لے کر باہر چلا گیا اور دعا کی کہ الٰہی تو ہی ہمارا چارہ ساز اور حاجت روا ہے کسی تدبیر سے ہم اس مصیبت کو دور نہیں کر سکتے۔ ہم تو بے شک نالائق اور گناہ گار ہیں، کمزور ہیں مگر تیرا

(۔) تیرا قرآن، تیرا رسول، تیرا مہدی اور مسیح سچے ہیں۔تُو سچے وعدوں والا ہے۔تیری یہ جماعت سچی ہے۔تُو اپنے حقیر بندوں کی معجزانہ طور پر مدد فرما کہ یہ اس وقت بے یارومددگار ہیں اور ان کے ہموطنوں نے ہی ان کا جینا محض سچائی قبول کرنے کی وجہ سے مشکل کر رکھا ہے۔پھر کہتے ہیں مَیں نے حضرت مسیح موعود کی آڑے وقت کی دعا کے الفاظ بڑی رقت سے دوہرائے۔کہتے ہیں تھوڑی دیر بعد دعا کے دوران ہی بارش شروع ہوگئی۔اس سے انہوں نے یہ شگون لیا اور یہ خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری دعا قبول کر لی ہے۔تو کہتے ہیں اپنے گاؤں میں واپس آئے۔پھر چیف سے کہا۔چیف نہ مانا۔ابھی ہم اس پریشانی میں وہاں بیٹھے ہی تھے کہ بڑے چیف کا آدمی وہاں اپنے یونیفارم میں آیا اور اس نے اس چیف کو ایک خط دیا کہ چیف کا یہ حکم ہے کہ کیونکہ سیرالیون میں مذہبی آزادی ہے اس لئے کسی فرقے کو بھی کسی طرح بھی عبادت کرنے سے نہیں روکنا۔تو فوراً وہاں جماعت کے جو لوگ تھے ان کے لئے نشان ظاہر ہوا اور سب سجدہ شکر بجالانے لگے۔

(روح پرور یادیں از مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری صفحہ 328-331)

ایک دن حاجی غلام احمد صاحب ساکن بنگہ کو ایک غیر احمدی شخص جھجو خان نے کہا کہ اگر آج بارش ہو جائے تو مَیں احمدی ہو جاؤں گا۔شدت کی گرمی پڑ رہی تھی حاجی صاحب نے احمدی احباب کی محبت میں نہایت سوز وگداز سے دعا کی ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ بادل آسمان پر چھا گئے اور زور کی بارش برسنے لگی۔جھجو خان صاحب اپنی بات کے پکے تھے۔انہوں نے فوراً احمدیت قبول کر لی۔

(رفقاء احمد جلد دھم صفحہ 106)

مولانا نذیر احمد صاحب مبشر لکھتے ہیں کہ 1940ء میں مَیں گھانا میں تھا۔اس وقت گولڈ کوسٹ کہلاتا تھا، کہ ایک رات مَیں نے خواب دیکھا کہ میرے چیمبر پاٹ میں ایک سیاہ سانپ داخل ہوا ہے جس کا منہ پاٹ کے اندر کی طرف ہے اور دم پاٹ کے کنارے پر ہے۔مجھے اس وقت بیدار ہوتے ہی یہ تفہیم ہوئی کہ دشمن میرے درپئے آزار ہے۔چنانچہ اسی روز فجر کی نماز کے بعد جب میں (۔) کلاس کے طلباء کو قرآن کریم باترجمہ پڑھا رہا تھا مَیں نے طلباء کو بتایا کہ گزشتہ شب مَیں نے ایسا خواب دیکھا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی دشمن مجھ کو یا جماعت کو کوئی نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔کہتے ہیں کہ ابھی گفتگو مَیں نے ختم نہیں کی تھی، کہ ان طلباء میں سے ایک طالب علم نے مجھے مخاطب کر کے کہا مولوی صاحب آپ کا خواب پورا ہو گیا۔وہ دیکھیں ہمارے مشن ہاؤس کے گرد دو درجن پولیس کے آدمی گھیرا ڈالے کھڑے ہیں۔چنانچہ کہتے ہیں مَیں وہاں گیا تو پولیس والے کھڑے تھے۔ایک سادہ لباس والا میری طرف آیا اس کے ہاتھ میں کچھ کاغذات تھے۔مولوی صاحب کہتے ہیں مَیں نے اس کو ہنس کے کہا میرے خلاف کوئی وارنٹ گرفتاری لائے ہو؟ اس نے ہنستے ہوئے جواب دیا کہ ہاں یہ آپ کی تلاشی کے وارنٹ ہیں۔پھر سپاہی بھی آ گئے۔اس وارنٹ میں لکھا ہے کہ آپ کے پاس ٹرانسمیٹر ہے جس کے ذریعے آپ جرمنی کو خبریں پہنچا رہے ہیں اور آپ کے پاس اسلحہ بھی ہے کہتے ہیں مَیں نے یہ سن کر ہنستے ہوئے کہا کہ بے شک میری اور مشن ہاؤس کی تلاشی لے لو اور جہاں اسلحہ اور ٹرانسمیٹر رکھا ہوا ہے اپنے قبضہ میں لے لو۔چنانچہ انہوں نے تلاشی لینی شروع کی۔انہیں نظر کیا آنا تھا۔بہرحال ناکام ہوئے۔پھر انہوں نے کہا کہ ہم نے فنانشل سیکرٹری کے دفتر کی بھی تلاشی لینی ہے مگر وہاں بھی ناکامی ہوئی۔پھر انہوں نے سکول کے ہوسٹل کی تلاشی لینی چاہی تو مَیں نے انہیں کہا کہ وارنٹ تو صرف میرے گھر کے ہیں لیکن بہرحال تم لوگ تلاشی لے لو تاکہ تمہاری تسلی ہو جائے۔جب ساری تلاشی لی اور ناکامی ہوئی اور ان کو کچھ نہیں ملا تو شرمندہ ہو کر چلے گئے۔اللہ میاں کا فوری انتقام اس طرح ظاہر ہوا۔کہتے ہیں کہ یہاں سے فارغ ہونے پر پولیس کو رپورٹ ملی کہ قریب ہی ایک گاؤں میں شراب کشید کی جا رہی ہے۔(پولیس کو موقع ملتا ہے ناکہ جہاں جائیں وہاں کچھ نہ کچھ آمدنی ہو جائے۔ان ملکوں میں پولیس اتنی صاف تو ہوتی نہیں)۔تو وہ وہاں پہنچ گئے۔وہاں جا کے مجرم کو پکڑ لیا اور انسپکٹر نے ابھی بوتل اپنے ہاتھ میں پکڑی ہی تھی کہ ان مجرموں میں سے کسی نے شراب کی بوتل ان کے ہاتھ میں توڑ دی جس سے اس کا ہاتھ زخمی ہو گیا۔پھر راستے میں اس کار کا جس پر وہ آ رہا تھا ایکسیڈنٹ ہو گیا اور اس کی گاڑی ایک گہرے کھڈ میں جا گری۔اس کی بیوی نے بھی اس سے کہا کہ تم نے جو احمدیوں کے امیر مولوی مبشر کے ساتھ سلوک کیا ہے اس کی وجہ سے یہ سب تمہارے ساتھ ہو رہا ہے۔ان سے معافی مانگو۔کہتے ہیں کہ دراصل یہ شرارت ایک متعصب اسسٹنٹ ڈپٹی کمشنر کی تھی جو کیتھولک تھا۔چنانچہ یہ تلاشی وغیرہ کا سلسلہ ختم ہوا تو مَیں نے چیف کمشنر کے پاس پہنچ کر شکایت کی کہ آپ کی پولیس نے اس طرح ہمارے خالص مذہبی اور (۔) مشن سے زیادتی کی ہے۔اس پر اس نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کو کس پر شک ہے۔مَیں نے کہا میرا خیال ہے کہ اسسٹنٹ کمشنر سالٹ پانڈ نے سب کچھ کروایا ہے۔چنانچہ کچھ عرصے بعد اس کی تبدیلی کر کے اس کو ڈپٹی کمشنر بنا دیا گیا۔کہتے ہیں اس پر مَیں نے تہجد میں دعا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ میرے مولیٰ! وہ شخص جس نے تیرے دین کی توہین کی یا کرائی۔اسے یہ ترقی کیسی ملی۔یعنی اسے تو عبرتناک سزا ملنی چاہئے تھی۔کہتے ہیں میری دعا کے چند دن بعد اس متعصب دشمن (۔) پر وہاں کے ایک بخار بلیک واٹر فیور (Balck water Fever) یعنی کالے خونی بخار کا حملہ ہوا اور اس سے فوت ہو گیا۔

(تلخیص از روح پرور یادیں از مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری صفحہ 80)

اب دیکھیں جانوروں کے دل میں بھی اللہ تعالیٰ کس طرح ڈالتا ہے۔ ہمارا ایک وفد ڈیرہ غازیخان میں کسی جگہ گیا اور ان دنوں وہاں گرمی بڑی تھی۔ٹانگے پر جا رہے تھے۔تو گھوڑا گرمی سے تھک کر گر گیا۔بڑی کوشش کی انہوں نے کہ اُسے اٹھائیں لیکن گھوڑا نہیں اٹھا۔ملک مولا بخش صاحب نے کہا کہ ٹھیک ہے گھوڑا نہیں اٹھتا تو پیدل روانہ ہو گئے۔اگلے گاؤں جانا تھا۔باقی لوگ ٹانگے کے پاس کھڑے رہے۔اتنے میں انہوں نے دیکھا کہ دور سے ایک شخص سفید گھوڑے پر سرپٹ گھوڑا دوڑاتا ہوا آ رہا ہے۔انہوں نے خیال کیا کہ یہ شخص اگر واقف ہوا اور گھوڑا تانگے کو لگ سکے تو ہم اسے جوت لیں گے اور اس کا سوار تانگے پر سوار ہو جائے گا۔لیکن جب سوار نے مقامی دوستوں کو سلام نہ کیا تو یہ سمجھے کہ یہ کوئی اجنبی شخص ہے۔سوار اسی طرح گھوڑا سرپٹ دوڑائے چلا جا رہا تھا۔جب وہ گھوڑا ملک صاحب کے پاس پہنچا تو خود بخود رک گیا اور وہ سوار اترا اور اس نے ملک صاحب سے کہا کہ آپ اس گھوڑے پر بیٹھ جائیں۔یہ شخص کوئی قادر بخش تھا اور آپ کا واقف تھا۔ملک صاحب نے عذر کیا کہ آپ چلیں مَیں پیدل آ جاتا ہوں۔لیکن اس نے کہا۔کوئی بات نہ کریں۔اس پر بیٹھ جائیں۔یہ ایک عجیب واقعہ ہے۔چنانچہ دریافت کرنے پر اس نے کہا کہ چند سال سے مَیں روزانہ اس گھوڑی پر بستی رنداں سے (ڈیرہ غازیخان میں ایک گاؤں ہے) اپنے حلقہ میں جاتا ہوں۔اور کبھی اس نے کان تک نہیں ہلایا اور میرے اشارے پر چلتی ہے مگر آج نہ معلوم کیا ہوا کہ جب گاؤں سے مَیں نکلا ہوں تو یہ واپس مُڑ گئی اور بھاگنا شروع کر دیا۔اور مَیں نے بہت کوشش کی ہے روکنے کی لیکن نہیں رُکی۔یہ دیکھئے اس کو روکنے کے لئے باگیں کھینچتے کھینچتے میرے ہاتھ بھی سرخ ہو گئے ہیں۔لیکن آپ کے پاس پہنچ کر خود بخود ٹھہر گئی ہے۔آپ اس پر سوار ہو جائیں۔چنانچہ اس گھوڑی نے ملک صاحب کو بڑے آرام سے اگلے گاؤں کوٹ چھٹہ پہنچا دیا جہاں جانا تھا۔ تو کہتے ہیں کہ عین وقت پر غیب سے نصرت الٰہی کے پہنچنے کی وجہ سے ملک صاحب یہ سمجھتے تھے کہ وفد چونکہ حضرت مسیح موعود کے سلسلہ کا ایک کام کرنے کو گیا تھا اور ملک صاحب پیدل چلنے کے عادی نہ تھے بالخصوص موسم گرما میں، اس لئے خدا تعالیٰ نے غیب سے یہ انتظام وسہولت پہنچا دی۔گھوڑے کے دل میں ڈال دیا کہ تم وہیں جا کر رکو۔

(تلخیص از رفقاء احمد جلد اوّل صفحہ 154)

حضرت مسیح موعود دعا کا ذکر کرتے ہوئے یہ فرماتے ہیں کہ:

’’اے میرے خدا! مجھے اکیلا مت چھوڑ جیسا کہ اب مَیں اکیلا ہوں اور تجھ سے بہتر کون وارث ہے۔یعنی اگرچہ مَیں اس وقت اولاد بھی رکھتا ہوں اور والد بھی اور بھائی بھی‘‘ بہت دنوں کی بات ہے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں۔’’لیکن روحانی طور پر ابھی مَیں اکیلا ہی ہوں۔اور تجھ سے

ایسے لوگ چاہتا ہوں جو روحانی طور پر میرے وارث ہوں۔'' فرماتے ہیں ''یہ دعا اس آئندہ امر کے لئے پیشگوئی تھی کہ خدا تعالیٰ روحانی تعلق والوں کی ایک جماعت میرے ساتھ کر دے گا جو میرے ہاتھ پر توبہ کریں گے''۔ فرماتے ہیں ''میرے لئے یہ عمل کافی ہے کہ ہزارہا آدمیوں نے میرے ہاتھ پر اپنے طرح طرح کے گناہوں سے توبہ کی ہے اور ہزارہا لوگوں میں بعد بیعت مَیں نے ایسی تبدیلی پائی ہے کہ جب تک خدا کا ہاتھ کسی کو صاف نہ کرے۔ ہرگز ایسا صاف نہیں ہوسکتا۔ اور مَیں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرے ہزارہا صادق اور وفادار مرید بیعت کے بعد ایسی پاک تبدیلی حاصل کر چکے ہیں کہ ایک ایک فرد اُن میں بجائے ایک ایک نشان کے ہے''۔

...... فرمایا '' غرض خدا کی شہادت سے ثابت ہے کہ پہلے مَیں اکیلا تھا اور میرے ساتھ کوئی جماعت نہ تھی۔ اور اب کوئی مخالف اس بات کو چھپا نہیں سکتا کہ اب ہزارہا لوگ میرے ساتھ ہیں۔ پس خدا کی پیشگوئیاں اس قسم کی ہوتی ہیں جن کے ساتھ نصرت اور تائید الٰہی ہوتی ہے''۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 237-239)

ایسے لوگ جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کے لئے نیکیوں پر قائم ہو اور اللہ اور رسول کے دامن کو پکڑ لو۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود کی جماعت میں سے ہی ایسے لوگ دکھاتا ہے (جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے) جن کی قبولیتِ دعا اور اللہ تعالیٰ کے اُن کی مدد اور نصرت کے نمونے ہم نے دیکھے۔ بعض واقعات مَیں نے بیان کئے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے حاصل کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود نے اللہ کے حضور دعا کی تھی اور جس کا ذکر جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت مسیح موعود نے اپنے اقتباس میں کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود کی جماعت میں ہمیشہ اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے ایسے لوگ پیدا کرتا رہے جن کی زندگیوں میں ہمیں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے نظر آتے رہیں۔ اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے اس سلوک کی وجہ سے اخلاص و وفا میں بڑھتے ہوئے ہمیشہ خلافت احمدیہ کے استحکام اور مضبوطی کے لئے بھی کوشش کرتے رہیں۔ اس کے مددگار اور معاون بنتے رہیں۔ آمین

ہاتھ سے کام کرنا ہمارا طرہ امتیاز ہونا چاہئے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

اپنے ہاتھ سے کام کرنا یہ ہمارا طرہ امتیاز ہونا چاہئے۔ جیسے بعض قومیں اپنے اندر بعض خصوصیتیں پیدا کر لیتی ہیں۔ وہ قومیں جو سمندر کے کنارے پر رہتی ہیں۔ وہ نیوی میں بڑی خوشی سے بھرتی ہوتی ہیں۔ لیکن اگر انفنٹری میں بھرتی ہونے کے لئے کہا جائے تو اس کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوں گے۔ اور اگر پنجاب کے لوگوں کو نیوی میں بھرتی ہونے کے لئے کہا جائے تو وہ اس سے بھاگتے ہیں۔ لیکن انفنٹری میں خوشی سے بھرتی ہوتے ہیں۔ یہ صرف عادت کی بات ہے۔ پس ہمارے خدام کو یہ ذہنیت اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے کہ یہ مشینوں کا زمانہ ہے اور آئندہ زندگی میں وہ مشینوں پر کام کریں گے اگر کارخانوں میں کام نہ کرسکو تو ابتداء میں لڑکوں میں ان کھیلوں کا ہی رواج ڈالو جن میں لوہے کے پرزوں سے مشینیں بنانی سکھائی جاتی ہیں۔ مثلاً لوہے کے ٹکڑے ملا کر چھوٹے چھوٹے ہل بناتے ہیں۔ پنگھوڑے، ریلیں اور ایسی بعض اور چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔ ایسی کھیلوں سے یہ فائدہ ہوگا کہ بچوں کے ذہن انجینئرنگ کی طرف مائل ہوں گے۔''

اعلان داخلہ

جی سی یونیورسٹی لاہور نے ایف اے/ایف ایس سی پارٹ ون میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 17۔ اگست 2006ء ہے مزید معلومات کیلئے اس فون پر رابطہ کریں۔ 042-111-000-010

لاہور کالج فارویمن یونیورسٹی لاہور نے ایف اے/ایف ایس سی پارٹ ون میں داخلے کا اعلان کر دیا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 18۔ اگست 2006ء ہے جبکہ منتخب طالبات کی لسٹ مورخہ 20۔ اگست 2006ء کو آویزاں ہوگی مزید معلومات کیلئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

042-9203801, 9203089,9
201950

کامسیٹس انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی اسلام آباد کیمپس نے چار سالہ بی ایس میتھ میٹکس پروگرام میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 19۔ اگست 2006ء ہے۔ نیز داخلہ ٹیسٹ 24۔ اگست 2006ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے اس فون نمبر پر رابطہ کریں۔ 051-9258481

یونیورسٹی آف دی پنجاب انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ لاہور نے پی ایچ ڈی ایجوکیشن ڈگری پروگرام میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 16۔ اگست 2006ء ہے جبکہ داخلہ ٹیسٹ 28۔ اگست 2006ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے یونیورسٹی کی ویب سائٹ ملاحظہ کریں۔ www.pu.edu.pk

(نظارت تعلیم)

قرض واپس کرنا ضروری ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 6 فروری 2004ء میں فرماتے ہیں:۔

''بعض لوگ قرض لے لیتے ہیں اور بعض لوگ تو عادی قرض لینے والے ہوتے ہیں۔ پتہ ہوتا ہے کہ ہمارے وسائل اتنے نہیں کہ ہم یہ قرض واپس کرسکیں۔ لیکن پھر بھی قرض لیتے چلے جاتے ہیں کہ جب کوئی پوچھے گا کہہ دیں گے کہ ہمارے پاس تو وسائل ہی نہیں، ہم تو دے ہی نہیں سکتے۔ اپنے اخراجات پر کنٹرول ہی کوئی نہیں ہوتا۔ جتنی چادر ہے اتنا پاؤں نہیں پھیلاتے اصل میں نیت یہی ہوتی ہے پہلے ہی کہ ہم نے کون سا دینا ہے۔ بے شرموں کی طرح جواب دے دیں گے۔ یہاں جو قرض دینے والے ہیں ان کو بھی بتا دوں کہ بجائے اس کے کہ بعد میں جھگڑے ہوں اور امور عامہ میں اور جماعت میں اور خلیفہ وقت کے پاس کیس بھجوائیں کہ ہمارے پیسے دلوائیں تو پہلے ہی سوچ سمجھ کر، جائزہ لے کر ایسے لوگوں کو قرض دیا کریں۔ یا تو اس نیت سے دیں کہ ٹھیک ہے کہ اگر نہ بھی واپس ملا تو کوئی حرج نہیں۔ یا پھر اچھی طرح جائزہ لے لیا کریں کہ اس کی اتنی استعداد بھی ہے، قرض واپس کرسکتا ہے کہ نہیں''۔ (روزنامہ الفضل 26 مئی 2004ء)

(مرسلہ: مرکزی اصلاحی کمیٹی)

نور ہوم اپلائنسز
مینوفیکچررز و ڈیلر: واشنگ مشین۔ گیزر کوکنگ رینج۔ ہیٹر وغیرہ
1-32/B چاندنی چوک راولپنڈی
پروپرائٹر: محمد سلیم منور
فون: 051-4451030-4428520

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
VIP ENTERPRISES
13- Panorama Centre
Blue Area Islamabad
سہیل صدیقی: 2270056-2877423

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
شاہد اسٹیٹ ایجنسی
مین بازار۔ نشاط کالونی لاہور کینٹ
طالب دعا: شاہد مسعود اعوان
فون آفس: 0300-8180864-5745695

بابائے اردو مولوی عبدالحق

بابائے اردو مولوی عبدالحق کا تعلق ہاپڑ (ضلع میرٹھ) سے تھا۔ جہاں وہ 1870ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وطن ہی میں حاصل کی پھر 1888ء میں علی گڑھ کالج میں داخل ہوئے۔ جہاں سے آپ نے گریجویشن کیا۔ یہاں آپ کو سرسید، شبلی نعمانی، حالی اور سید محمود جیسے صاحبان علم سے استفادہ کا موقع ملا۔

مولوی عبدالحق نے اپنی ملازمت کا آغاز حیدرآباد دکن سے کیا۔ جہاں وہ مدرسہ آصفیہ کے صدر اور رسالہ افسر کے مدیر رہے پھر کچھ عرصہ بعد محکمہ تعلیمات میں انسپکٹر آف سکولز ہوگئے۔ 1912ء میں مولوی عبدالحق انجمن ترقی اردو کے سیکرٹری منتخب ہوئے اور پھر اس انجمن سے آپ کی وابستگی آپ کی وفات تک قائم رہی۔

مولوی عبدالحق کی کاوشوں سے انجمن ترقی اردو، بہت جلد ہندوستان کا ایک مؤقر علمی ادارہ بن گیا۔ اس انجمن کے زیر اہتمام لسانیات، لغت اور جدید علوم پر 200 سے زائد کتابیں شائع ہوئیں۔ جن میں بیشتر کتابیں نادر تھیں۔ انجمن نے دو جرائد سائنس اور اردو بھی جاری کئے۔

جامعہ عثمانیہ کے قیام میں بھی مولوی صاحب نے بڑا فعال کردار ادا کیا۔ اس جامعہ میں جملہ مضامین کی تعلیم اردو میں دی جاتی تھی۔ جامعہ عثمانیہ کے تحت اورنگ آباد میں انٹرمیڈیٹ کالج قائم ہوا تو مولوی عبدالحق اس کے پہلے پرنسپل بنے۔

1936ء میں جب گاندھی جی نے ہندی پریشد بنا کر اردو کی مخالفت شروع کی تو مولوی عبدالحق پورے جوش کے ساتھ اس کے مقابلے پر تیار ہوگئے انہوں نے انجمن کا صدر دفتر دہلی منتقل کر کے ہندوستان بھر میں دورے، جلسے اور مظاہرے کئے اور انجمن کی شاخیں اور مدارس ملک کے گوشے گوشے میں پھیلا دیئے۔

قیام پاکستان کے بعد مولوی صاحب پاکستان آگئے۔ جہاں انہوں نے خداداد ہمت، خلوص اور محنت سے انجمن کو ازسرنو زندہ کر دیا۔ مولوی عبدالحق کی کوششوں سے بہت جلد انجمن ترقی اردو ایک بار پھر ایک فعال ادارہ بن گیا۔ جس کے زیر اہتمام اردو آرٹس کالج، اردو کامرس کالج، اردو لاء کالج اور اردو سائنس کالج جیسے ادارے قائم ہوئے اور اردو یونیورسٹی کے قیام کے لئے کوششیں کر رہے تھے کہ موت کا بلاوا آگیا۔ اس وقت انجمن ترقی اردو کے زیر اہتمام دو رسالے نکل رہے ہیں۔ نیز انجمن کے اشاعتی پروگرام کے تحت متعدد ادبی کتابیں شائع ہو رہی ہیں۔ مولوی عبدالحق کی انہی خدمات کے باعث قوم نے آپ کو بابائے اردو کے خطاب سے نوازا تھا۔

مولوی عبدالحق نے متعدد کتابیں تالیف کیں اور ان پر محققانہ مقالات تحریر کئے۔ انہوں نے اردو زبان کی ایسی خدمت کی جس کی مثال کسی دوسری زبان کی تاریخ میں نہیں ملتی۔

16/اگست 1961ء اردو کے اس عظیم محسن کی تاریخ وفات ہے۔

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 16۔اگست

طلوع فجر	4:03
طلوع آفتاب	5:31
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	6:54

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

PAK WATAN
PAK WATAN (PVT.)LTD.
REAL STATE CONSULTANTS
SALE PURCHASE RENT
WWW.PAKWATAN.BIZ
042-574 6075, 042-8490090-93
0300-4017307 (M. IHSAN SHEKH)
DEFENCE CANTT GULBRG MODEL TOWN AIR AVENUE EDEN CITY STATE LIFE SUI GAS PARK VIEW

GET ADMISSION IN
U.K, GERMANY, HOLLAND, CZECH REPUBLIC HUNGARY & ROMANIA
Contact: Mubashar Ahmad Khan.(Consultants)
Foreign Students Admission Services.
United Market, Opp-7-Eleven Bakers College Road (Chenab Nagar) Rabwah. Tel:047-6215620 Mob:0301- 4331484

رفیق دماغ
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 Fax:6213966

RABWAH
GRAMMAR SCHOOL
ربوہ گرامر سکول (انگلش میڈیم)
میں نرسری تا کلاس III کے داخلہ جات 16۔اگست سے کیئے جا رہے ہیں۔ خواہشمند والدین سکول کے دفتر سے مزید معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔ پرنسپل
ایڈریس:27/1 دارالصدر شمالی
فون:625676-6212132

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون:6213158 موبائل:03336526292

فون آفس:047-6215857
جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
گجر پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک بیت الاقصیٰ
بالمقابل گیٹ نمبر 6 ربوہ
طالب دعا: شبیر احمد گجر
موبائل:0301-7970410-0300-7710731

البشیر ز۔اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
بیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
شوروم چوکی فون 049-4423173 ربوہ 047-6214510

$4\frac{1}{2}$ فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فریج۔فریزر۔واشنگ مشین
T.V۔گیزر۔ائرکنڈیشنر
سپلیٹ۔ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
1۔لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
طالب دعا: انعام اللہ
7231680
7231681
7223204
Email:uepak@hotmail.com

Admissions Open
In United Kingdom, United States of America, Canada, Ireland & Greece for Fall/ Winter Intakes.
IELTS/TOEFL We also provide Classes for IELTS/ TOEFL Tests with Hostel Facility
Education Concern®
Mr. Farrukh Luqman.Cell:0301-4411770
829-C Fasial Town. Lahore . Pakistan
Phone:+92-42-5177124/5162310Fax +92-42-5164619
URL:www.educoncern.tk
Email:edu_concern@cyber.net.pk

الاحمد کیمبرج اکیڈمی
☆ نرسری تا میٹرک۔اردو میڈیم+انگلش میڈیم
☆ برائے طلباء و طالبات۔فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ
☆ طلباء و طالبات کیلئے علیحدہ سیکشن رعلیحدہ عمارت اور فیصل آباد بورڈ سے علیحدہ علیحدہ الحاق منظوری
☆ 1200 سے زائد طلبہ کے والدین کا اعتماد
☆ 52 کا اعلیٰ تعلیم یافتہ تجربہ کار سٹاف
☆ گزشتہ 18 سالوں سے 8th`5th اور میٹرک کے بہترین نتائج
☆ یکم اگست 2006ء سے داخلے وکلاسز شروع
☆ مزید معلومات۔الاحمد کیمبرج اکیڈمی
کیمپس (1) اردو میڈیم دارالصدر جنوبی فون:6212407
کیمپس (2) انگلش میڈیم دارالرحمت غربی فون:6213430

محفوظ پانی۔صحت مند زندگی
الفضل ڈرنکنگ واٹر
19 لٹر، 6 لٹر، 1.6 لٹر اور 0.6 لٹر میں دستیاب ہے
فری ہوم ڈیلیوری کے لئے ابھی کال کیجئے
Al-FAZL Pure Water
Q2S Marketing 047-6005039

22 قیراط لوکل، امپورٹڈ اور ڈائمنڈ زیورات کا مرکز
Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
Dulhan Jewellers
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد

جلسہ سالانہ 2006ء کی خوشی میں احمدی احباب کیلئے خوشخبری 5000/= میں Neosat Digital ریسیور کے ساتھ مکمل ڈش لگوائیں
دھماکہ آفر
فخر الیکٹرونکس
The House of Quality Products.
سپیشل شادی پیکج
سپلٹ اے سی کی مکمل وارنٹی دستیاب ہے
49500/- روپے بمعہ ہوم ڈیلیوری لاہور
طالب دعا: شیخ انوار الحق، شیخ ... احمد
اس کے علاوہ فریج ٹی وی اے سی واشنگ مشین کوکنگ رینج مائیکرو ویو اوون روم کولر وغیرہ
Fakhar Electronics 1 Link Mecleod Road Jodhamall Building Lahore
Tel 042-7223347-7239347-7354873 Mob:0300-4292348-0300-9403614

شاہد الیکٹرک سٹور
ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
متصل احمدیہ بیت الفضل
پروپرائٹر گول امین پور بازار فیصل آباد
میاں ریاض احمد فون:2632606-2642605

انگریزی ادویات ڈیٹیک جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

CPL-29FD

پاکستان الیکٹرونکس
بمپر آفر شادی پیکج
RS:45000/-
L.G-Samsung Sony Projtection T.V 43" 44" 54"
سپیشل آفر: L.G پلازمہ T.V 42" کمپنی ریٹ سے کم قیمت پر
الیکٹرونکس اور گیس اپلائینسز کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
نئی خوبصورت پائیدار راوی موٹر سائیکل نقد اور آسان اقساط میں دستیاب ہیں۔
سپلیٹ ایئر کنڈیشنرز کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
042-5124127
042-5118557
Mob:0300-4256291
طالب دعا: مقصود احمد ساجد (سابقہ ریجنل سیلز منیجر PEL)
ایڈریس 26/2/C1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجئے
E-mail:bilal@cpp.uk.net